www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشری تقریر

اسلام کے مشعل بردار — محمد بن عبدالوہاب

مدیر اعلیٰ نے یہ تقریر ۱۹ / مئی ۱۹۷۴ء کو ریڈیو پاکستان سے کی جو چند ضروری اضافوں کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے (ادارہ)

کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" نہ صرف مسلمانوں کا مذہبی شعار ہے بلکہ ان کی دینی واخلاقی، انفرادی واجتماعی اور سیاسی ومعاشی جملہ قسم کی سربلندیوں اور ترقیوں کا ضامن ہے۔ وحدتِ انسانیت اور عروجِ بشریت کی بے مثال تاریخ اس سے وابستہ ہے۔ اسی کی برکت سے "عرب" کے تاریک ریگزاروں نے تابانی پکڑی اور نہ صرف دنیائے آدمیت کو خیرہ کیا بلکہ رہتی دنیا تک سرفرازی وکامرانی کے "سنگِ میل" لگائے۔

کم لوگ واقف ہوں گے کہ آج دنیائے اسلام کی عظیم سلطنت اور "حرمین شریفین" کی محافظ "سعودی حکومت" جو ہر جگہ اسلامی تحریکوں اور مسلمانوں کی ہمدردیوں میں پیش پیش نظر آتی ہے۔ اور "اتحادِ عالم اسلام" کے لئے "تضامن اسلامی" کے نعرہ سے سربراہی کا فرض ادا کر رہی ہے اپنے "فکر ومنہاج" میں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اور ان کی آل کی مرہونِ منت ہے اور آج تک سعودی دستور وقانون اور مشاورت میں شیخ موصوف کی نسلی اور روحانی اولاد کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ واضح ہو کہ سعودی حکومت کے سرکاری جھنڈے میں "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور "تلوار" سے اسی فکر ونہج کی ترجمانی مقصود ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ سعودی عرب کے موجودہ دارالخلافہ سے تقریباً ستر کلو میٹر دور "نجد یمامہ" کے مشہور علاقہ عیینہ میں ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے، جہاں آپ کا خاندان کافی عرصہ سے علم وانصاف کی سیادت پر فائز تھا اور تقریباً سارے نجد کا مرجع وماویٰ تھا۔ آپ بچپن ہی سے نہایت فطین، نیک نفس اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ دس سال سے بھی کم عمر میں قرآن حفظ کر لیا پھر نجد، حرمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بصرہ وغیرہ کے مشہور علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا جن میں سے ایک علامہ محمد حیات محدث سندھی بھی ہیں جو اُن دنوں مدینہ منورہ میں "سنت و حدیث" کے مسلم امام تھے۔ اس تلمذ کے اعتبار سے گویا شیخ کو ایک نسبت اس وقت کے ہندوستان اور موجودہ پاکستان سے بھی ہے۔ آپ نے دورانِ تعلیم ہی میں پہلے "بصرہ عراق" سے پھر واپس آکر نجد کے علاقہ "حریملا" سے اپنی دعوت کا آغاز کیا جہاں ان دنوں شیخ کے والد عبدالوہاب شہر کے قاضی (جج) کے عہدہ پر فائز تھے۔ دعوت ہی کے سلسلہ میں شیخ بعد ازاں نجد کے مشہور قصبوں "عیینہ" پھر "درعیہ" میں منتقل ہوتے رہے۔ آپ کی دعوت کی بنیاد "توحید" تھی جس کا شعار "کلمہ طیبہ" اور ابتدائی نکات رب، نبی اور دین کے وہی تین اصول تھے جن کا موت کے بعد پہلی گھاٹی "قبر" میں سوال ہوگا۔ دعوت کی وضاحت کے لیے آپ نے کتاب التوحید کشف الشبہات اور ثلاثۃ اصول وغیرہ کتابیں بھی لکھیں جو آج کل تقریباً سارے سعودی عرب میں تعلیم کے مختلف درجوں میں بطور نصاب مقرر ہیں۔

چونکہ آپ نہایت متقی، پاکباز اور نفسیاتی تاثیر کے مالک تھے اور اوّل و آخر کتاب و سنت اور انبیاء کا طریقۂ کار اپناتے تھے اس لیے دور و نزدیک آپ کی دعوت کا خوب چرچا ہوا۔ اس دعوت کو جہاں عوام و حکام میں زبردست معاون و انصار ملے وہاں اسے جاہلوں، حاسدوں اور سیاسی طور پر بڑی بڑی سازشوں کا شکار ہونا پڑا۔ حریملا میں جب سماج دشمن عناصر نے آپ کو اپنی راہ کی رکاوٹ دیکھا تو قاتلانہ حملہ کیا لیکن اللہ نے آپ کو بچا لیا۔ پھر عیینہ میں ایک زانی عورت کو جس نے بہوش و حواس اپنے جرم کا اقرار کیا تھا حکامِ وقت سے سنگسار کرانے پر رنگیلوں کی سازش سے علاقہ بدر ہوئے حتیٰ کہ قتل کی ایک سازش سے بچتے ہوئے درعیہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں کا حاکم محمد بن سعود جو حسنِ اخلاق اور پاکبازی میں معروف تھا آپ کی دعوت سے متاثر ہو کر تعاون پر تیار ہوا اور اس نے آپ سے "مستقل رفاقت" کی شرط پر بھرپور تعاون کا عہد کیا۔ آج تک اسی رفاقت کے نتیجہ میں آلِ شیخؒ اور آلِ سعود کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کلمہ طیبہ اور تلوار کے اس جوڑ سے آپ کی دعوت کو جو فروغ ہوا اس نے دور دراز تک آپ کی دعوت کا تہلکہ مچا دیا۔ جس پر سیاسی طور پر بدنام کرنے کے لیے مخالفین نے آپ کو ایک نئے مذہب کا بانی قرار دے کر اسے "وہابیت" کا نام دیا جو آج تک مذہبی سطح پر ایک گالی سمجھی جاتی ہے۔ اس میں اگرچہ کسی حد تک "اخوانِ یوسفؑ" کا بھی ہاتھ ہے تاہم "وہابیت" کے طعن سے پراپیگنڈہ کرنے میں زیادہ کارفرمائی برطانوی سامراج کی ہے جس نے پہلے خلیج فارس کے بحری مرکز "راس الخیمہ" کے قرصی باشندوں سے ٹکر لی جو سعودیوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زیر نگیں تھے۔ بعد ازاں "ہند" میں اسلامی نظام کے لیے شہیدین سید احمد بریلویؒ اور شاہ اسمٰعیلؒ نبیرۂ شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے جہاد کو ناکام بنانے میں طعن وہابیت کے ہتھکنڈے سے کام لیا۔ حالانکہ سیاسی طور پر دونوں تحریکوں کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے بلکہ رابطہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ مذہبی طور پر دونوں تحریکوں میں یہ مناسبت موجود ہے کہ دونوں خالص اسلامی نظامِ حیات کے نفاذ کے لیے جہاد کی تحریکیں ہیں اور کتاب و سنت کی تعلیمات کی حد تک ان کے افکار بھی یکساں ہیں لیکن طریق کار بلکہ بہت سے تفصیلی عقائد میں آپس میں کافی مختلف ہیں۔ کسی ترجیحی مقابلہ سے قطع نظر جو سادگی اور مسئلہ توحید میں تشدد شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت و تحریک میں نظر آتا ہے وہ اسی کا خاصہ ہے۔ اگرچہ شیخ کی دعوت میں شہیدین کی طرح (جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے) کتاب و سنت کی طرف رجوع کی پر زور دعوت بھی ملتی ہے۔

شیخ نے سلفی نہج فکر کو اپناتے ہوئے توحید کے خاص پہلو "توحید الالوہیۃ" پر زیادہ زور دیا ہے یعنی "معرفت حق" کی بجائے "طلب حق" کو اصل توحید قرار دیا ہے اور معرفت حق کو وسیلہ۔ اس سلسلہ میں ائمہ اربعہ کے توحیدی فکر خصوصاً امام احمد بن حنبلؒ اور سلفی فکر کے شارح امام ابن تیمیہؒ کی خوشہ چینی کی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ کا خاندان "حنبلی مکتبہ فکر" سے وابستہ رہا ہے۔ ...... اگرچہ امام ابن تیمیہؒ کی متابعت میں شیخ کتاب و سنت کی تعبیر میں حنبلی فقہ کے پابند نہیں ہیں آخر میں شیخ کے لیے مصر کے مشہور ترقی پسند ادیب "طٰہٰ حسین" کی ایک بحث "جزیرۂ عرب میں ادبی کام" سے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر طٰہٰ حسین اس تحریک کو دین و سیاست کا مجموعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ مذہب نیا بھی ہے اور پرانا بھی۔ نیا اس دور کی دینی اور سیاسی حالت (معاصرین) کے اعتبار سے اور پرانا حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے کیونکہ یہ مضبوط دعوت ایسے خالص پاکیزہ اسلام کی طرف ہے جو شرک اور بت پرستی کے ہر اختلاط سے پاک ہے۔

پھر طریق کار کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عجیب اتفاق ہے کہ اس نئے مذہب کو نجد میں ہو بہو وہی حالات میسر آئے جو حجاز میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے) اسلام کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ مثلاً اس کے داعی نے نرمی سے دعوت کا آغاز کیا۔ جب لوگوں نے قبول کی تو بر سرِ عام اس کا اظہار ہوا۔ اسے پریشانی لاحق ہوئی اور خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر یہی داعی خود کو برادریوں کے امراء و رؤسا کے روبرو پیش کرتا ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو قبائل پر پیش کیا پھر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے درعیہ کی طرف ہجرت کی اور اس کے باشندوں نے اس کے تعاون پر معاہدہ کیا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ لیکن محمد بن عبدالوہاب نے دنیاوی امور میں مصروف رہنا پسند نہ کیا لہٰذا سیاست (اپنے حلفاء سعودیوں کے ہاتھ میں چھوڑ کر) اسے اپنی دعوت کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ جب یہ سب کچھ مکمل ہوا تو لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلایا پھر جس نے قبول کیا خلاصی پائی اور جس نے انکار کیا اس پر تلوار سونتی اور لڑائی مسلط کی اس طرح نجدی زیر ہوئے اور اطاعت قبول کر کے اس دعوت کے سلسلہ میں قربانیاں دیں۔ جس طرح عرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان ہوا اور صحابہ نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔

اگر ترک اور مصری اس مذہب کے خلاف جمع ہو کر ایسی قوت اور اسلحہ سے اسی سرزمین میں نہ لڑتے جو ان بدوؤں کے پاس نہ تھا تو امید کی جا سکتی تھی کہ یہ مذہب عرب کی آواز کو بارھویں تیرھویں صدی ہجری میں اسی طرح ایک کر دیتا جس طرح ظہور اسلام کے وقت پہلی صدی میں عرب کا اتحاد ہوا تھا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ماہنامہ الجامعہ **ختم نبوت نمبر**

- ملک کے بلند پایہ علمائے کرام کے رشحات قلم سے مزین
- مقالات، مضامین اور منظومات کا بے نظیر مرقع۔
- صحیح معنوں میں مرزائیت کا انسائیکلوپیڈیا
- دینی حمیت اور ملی غیرت کا آئینہ دار

الغرض

- قادیانیت کے موضوع پر دستاویزی حیثیت کا حامل

جلد منظر عام پر آ رہا ہے مشتہرین حضرات اپنے اشتہارات اور ایجنٹ حضرات کاپیوں کی مطلوبہ تعداد کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں۔

مخلص: ایڈیٹر ماہنامہ الجامعہ جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ براستہ چنیوٹ نمبر ۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ